
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UN TO OTHERS (ARISTOTLES)

## چند سال کے بعد پھر موقع آیا

جبکہ طاقت و رعنائی کا ذریعہ موجود ہے تو پھر آپ کیوں کمزور ہیں

تندرستی و دولت کی پوری ترتیب

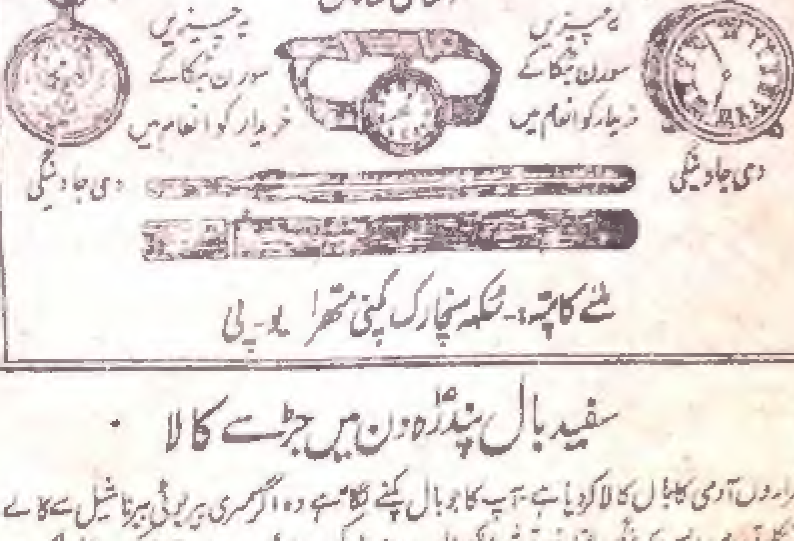
# سورن ٹیکا

[illegible]

## آم کے آم گٹھلیوں کے دام

[illegible]

### انعامی سامان




ملنے کا پتہ :- شکلہ سنجار کمپنی متھرا یو۔پی





[illegible]

جلد ۱۰ نمبر ۱۶
# مضامین غیر
مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۵ء

## نقد انتقاد

### بیخودی

اس میں شک نہیں کہ استاد غالب ایک ظریف و خوش طبع شاعر تھے۔ انھوں نے اپنے اُردو کلام کے مجموعے میں اکثر ایسے اشعار بھی درج کر دیے ہیں جنکو کلام موزوں ہونے کی وجہ سے شعر کہہ سکتے ہیں مگر معنی مطلب یا حاصل و آخر کے اعتبار سے وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ مولینا حالی مرحوم غالب کے شاگرد تھے وہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ اس منتخب دیوان میں سے کچھ شعر اور بھی نکال ڈالنے کے قابل تھے۔ مگر ان اشعار کے کاٹنے پر استاد کا قلم نہ اٹھا۔ شاگرد نے غالب کے انتقال کے بعد یہ رائے دی اگر زندگی میں دیتے بھی تو وہاں سے یہ جواب ملتا

ع نہ ستایش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

غالب کے سخن سنج معاصر اکثر ان سے الجھ پڑتے تھے اس شعر میں انھوں نے اپنی بے پروائی ظاہر کی ہے اور گویا اس طرح لوگوں کے اعتراضات سے جان بچائی ہے۔ انھیں ریختہ کو رشک فارسی بنانے کا شوق تھا انھوں نے اپنے اردو کلام کیا بیدل کا رنگ اختیار کیا ان دونوں باتوں کا اظہار انھوں نے خود ہی کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ شوق اور یہ رنگ اگر فی حد ذاتہ معتدل رہتا تو کوئی عیب نہ تھا لیکن بسا اوقات اعتدال قائم نہ رہنے کے سبب سے ٹھیک وہی صورت ہو گئی جیسے کوئی معشوق نظر سے بچنے کیلیے گالوں پر کاجل کا ایک نقطہ (تل) بنانے کے بجائے تمام چہرے پر کاجل مل لے۔ یا کسی گلدستہ میں نسرین و نسترن کے ساتھ گوبھی کا پھول بھی شامل کر دیا جائے۔ کورانہ تقلید یا خوش باوری کی صفت سے متصف حضرات کا ذکر نہیں انھیں عیب و صواب سے کیا بحث یہ رائے اُن حضرات کی ہے جن کی شیریں کلامی اور سخن فہمی مسلّم ہے۔

مرزا غالب کے بعد اُن کے اُردو کلام کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ تمام شروح سے بہتر نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی کی شرح ہے۔ انھوں نے حتی الوسع والامکان کلام غالب کے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے مگر یہ کوشش ہر جگہ مشکور نہیں ہوئی لیجیے جس مقام پر کاجل کے سوا اصلی جلد کا رنگ کسی طرح معلوم نہ ہو سکا وہاں شارح کو اقرار کرنا پڑا کہ شعر لطف سے خالی یا معنی سے خارج ہے۔ مرزا غالب نے اردو اشعار میں جس شخص کا رنگ اختیار کیا ہے (یعنی مرزا عبدالقادر بیدل) اُنکے فارسی مجموعے میں بھی اکثر اشعار ایسے ہی ہیں مرزا بیدل ایک مضمون آفرین دقیقہ رس مسلم الثبوت استاد تھے متاخرین میں کوئی بھی شاعر بمشکل ایسا ملے گا جس نے کلام بیدل سے استفادہ نہ کیا ہو ان کے کلام کی شرحیں لکھی گئیں ہیں اور جس مقام پر مضمون باریک ہوتے ہوتے بے کلا اور مختل ہو گیا وہاں شارح نے پہلے تو معنی پہنانے کی کوشش کی مختلف طریقوں سے سمجھایا اور آخر میں اقرار کر لیا کہ الفاظ معانی کے اظہار سے عاجز ہیں۔ نکات بلاغت و معانی کلام کی توضیح ضروری ہے مگر اس سے زیادہ غلطیوں کی تصریح ضروری ہے تاکہ ادبی مذاق سیکھنے والے اُن غلطیوں سے بچیں۔ شکسپیر اور ملٹن وغیرہم کے کلام کی تنقید اسی طرح کی گئی ہے۔ اس تنقید سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ غالب کی تنقیص کی جائے۔

ع چاند پر خاک ڈالنے والا اپنی آنکھیں ملتا ہے

لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ چاند میں کلف کا عیب ہے تو اُسے کوئی ضرر نہیں پہونچتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل اساتذہ کی غلط کاری قابل تقلید سمجھی جاتی ہے اور ان کے محاسن کلام کی پیروی سے عموماً احتراز ہے۔ غلط بازی اور پست خیالی یا حصول کمال کی دشواریوں سے جی چرانے کا یہ نتیجہ ہے۔ ایسے مقلدین کی عبارتیں اور نظمیں خود مظہر ہیں کہ ان حضرات کو نہ اُردو پر عبور ہے نہ فارسی و عربی میں کمال ہے۔ ایک ایک لفظ کا نکاح دوسرے لفظ کے ساتھ پڑھ دیتے ہیں نگار رنگار، پیمانہ پیمانہ اور اسی طرح کی اور شکلیں ہیں۔ پھر جل کا ٹوٹی دل اُردو کی املا کی کھیتی چرتا ہے۔ جہاں راہ دیتے ہیں اور مصنف صاحب ہر جگہ لٹھ ساور سے اکڑ دیتے ہیں۔ کچھ دنوں اور زمانے کا یہی رنگ رہا تو اُردو کی منڈی میں بجز صورت حرام خربوزوں کے اور کچھ دستیاب نہ ہوگا۔ غالب کی کتابیں معانی کے حل سے انکار کرنگی پیمانہ اور نیاز انغاث کی زبان دانی اور اختراعات مشہور ہیں بالفعل ہیچ کے الفاظ ہیں۔ بیخود موہانی صاحب کا ایک مضمون "دیوان غالب کے شرحوں پر ایک سرسری نظر" کے عنوان سے چھپا ہے شارح صاحب کا دعوےٰ ہے کہ وہ مرزا غالب مرحوم کا کلام دوسرے

غرض کی بہ نسبت زیادہ سمجھتے ہیں اس دعوے کے بارے میں ہم آئندہ کچھ کہیں گے جو وقت ہم مضمون نگار صاحب کی اُردو دانی پر نظر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اردو نظم میں بضرورت شعر نہیں ہے بلکہ نثر عبارت میں استعمال کی گئی ہے۔ واقعی جو شخص اُردو کا اتنا بڑا ماہر ہو وہ غالب کے دیوان کی شرح لکھنے کا ضرور مستحق ہے آپ فرماتے ہیں:-

(۱) متاخرین میں تاج دارائی مرزا غالب کے سر پر جلوہ افگن ہوا۔

یہ آج معلوم ہوا کہ داریوش المعروف بہ دارا شاعری میں بہت دخل رکھتا تھا اور عجب نہیں کہ جناب مجنوں کا پیشگی شاگرد ہو جس وارث وقت تھے وہ ایران کا تاجدار تھا سکندر نے اسکا تاج چھین لیا ایسا تاج قابل ہجو ہے قابل مدح نہیں ہے خواہ وہ دارائی اقلیم سخن سے متعلق ہی ہو۔ دارا کے معنی مالک و صاحب کے بھی ہیں۔ لیکن اس مقام پر یہ معنی نہیں لیے جا سکتے۔

(۲) کوس لمن الملکی بجانے کا اعتراف اُن باکمال ہستیوں کو ہے۔

لمن الملک الیوم ایک آیت ہے مگر لمن الملکی جہاں کہتے ہیں جنکو معلوم نہیں کہ لمن الملکی فصاحت سے بالکل گرا ہوا جملہ ہے زمین والو کوس لمن الملک الیوم ہی

کہتا ہے۔ ہستی کے معنی شخص کے اُردو میں لیے نہیں گئے۔ غالب ہی کے کلام میں کہیں سند ڈھونڈھیے۔ میر سودا ناسخ آتش انیس دبیر کے کلام میں تو یقیناً نہیں ہے۔

(۳) معجزہ آرائیوں پر ایمان نہ لاچکے ہوں۔

اے حضرت معجزہ انجمن نہیں میدان نہیں معرکہ نہیں آراستن کا استعمال انھیں الفاظ کے ساتھ ہو سکتا ہے جنکو آرائش سے علاقہ ہو یا قرینہ استعارہ اسکے اطلاق پر دلالت کرے۔ ستم آرا یا اس معجزہ آرائی کا قیاس نہیں ہو سکتا ستم کی آرائش سے مراد یہ ہے کہ بُری چیز خوشنما کرکے اچھی ظاہر کی جائے۔

(۴) مرزا خود وجد کرتا ہے اور نکتہ سنجوں کو سجدہ ریزی کی تعلیم۔

آگے آئی آیت اے حضرت سجدہ ریزی بھی معجزہ آرائی سے فضولیت میں کم نہیں ہے۔ سجدہ کوئی ریختی نہیں اولتی نہیں نہ جبین ملاح کی لنگوٹی ہے۔ معجزہ آراست و سجدہ ریخت۔ فارسی والوں نے بھی نہیں کہا خواہ وہ ہندی نژاد ہوں یا ایرانی۔ آپ کون ہیں؟ اس فقرے میں فعل کا حذف بھی ناجائز ہے۔ آپ نے فعل حذف کر دیا" اور وہ حرف عطف ہے لہذا جملہ یوں ہوگا۔

مرزا خود وجد کرتا ہے اور نکتہ سنجوں کو سجدہ ریزی کی تعلیم کرتا ہے۔

تذکیر و تانیث و ظروف کا بیان کتب نحو میں دیکھیے۔

کوئی سائنٹ کرتا ہے؟ بھی حس ہے؟ محاورہ نہیں ہے یوں کہہ سکتے ہیں۔ "مرزا خود وجد کرتا ہے اور نکتہ سنجوں کو سجدہ ریزی کی تعلیم دیتا ہے؟"

(۵) بیدل کی فکر آسمان سیر ہے۔"




ادھ انگی کا سوانگ۔ — آدھا کالا آدھا سفید اجی کیوں بے پھیرو؟
سوراجی:- ایسی بندر گھکی سے ڈرنے والا نہیں۔ یا تو سارا چہرہ کھول دو یا کالی نقاب بڑی سی بنا دو۔

دیکھیے پھر بوسے جبات آتی ہے آسماں سیر ایک رکیک ترکیب ہے پڑھے لکھے آدمی "آسماں سیر" کہتے ہیں۔ آپ نے شاید یہ ترکیب جو "فلک سیر" کہتی ہے اُس پر قیاس فرمایا۔ ایسے قیاسات سے اُردو کی مٹی خراب نہ کیجیے۔ احسان ہوگا۔ ہم پر نہیں! اسلیے کہ ہم نے ایسا زمانہ پایا تھا کہ اُردو ایک لطیف زبان سمجھی جاتی تھی آئندہ نسلوں پر رحم و احسان کیجیے۔

(۶) مرزا کے خیالات و جذبات ؎

"جذبات" اگر "جذبۃ" کی جمع ہے تو لغت میں اسکے دو معنی ہیں۔ مسافت (مقدار راہ)، شربت کی گگروی۔ "جذبات" بمعنی انفعالات نفس یا تاثرات یا حسیات و محسوسات یا کیفیات وجدانیہ طالب سند ہے۔ اُردو میں یہی لفظ "جذبۂ" کے ہم معنی ہے۔ "جذبہ" کشش کے معنی میں بھی مستعمل نہیں ہے البتہ "جذب" بمعنی کشیدن ہے۔ اور اگر "جذبات" کی ذال مفتوح ہے تو "جذبہ" کی جمع ہے جسکے معنی گھوڑے کے بچے کے ہیں۔

اب معلوم ہونا چاہیے کہ آجکل جو یہ ایک بیہودہ سا لفظ لوگوں کی زبان پر چڑھ گیا ہے اور جہاں دیکھیے جذبات کا جلوہ نظر آتا ہے آخر اس کے کیا معنی ہیں؟ اُردو ہے فارسی ہے عربی ہے ترکی ہے انگریزی ہے کس زبان اور کس لغت سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا مصر میں جو سیکالوجی کی کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں ان میں "جذبات" کا استعمال ایسے محل پر ہوا ہے؟ لطف یہ کہ جہلا اس عربی صورت لفظ کو مضاف مضاف الیہ بھی بناتے ہیں۔ کبھی ذال مفتوح رکھتے ہیں کبھی ساکن گروہ جاہل ہیں انکا شمار اہل علم میں نہیں ہوسکتا۔ وضع اصطلاح میں متقدمین نے ہمیشہ ایک قرینہ کا لحاظ رکھا ہے جو لغوی معنی سے اصطلاحی معنی کی طرف ذہن کو منتقل کردیتا ہے اگرچہ زیادہ بعید ہو۔ اصطلاحی معنی اپنے ماخذ سے دور ہوتے جاتے ہیں مگر اسقدر کہ کوئی لگاؤ باقی ہی نہ رہے۔ اگر متاخرین علوم اس کا لحاظ نہ رکھتے تو جو لغزات استعداد زمانہ یا ضرورت ایجاد کی وجہ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں، وہ کسی محقق کو اس قابل نہ رکھتے کہ اسکا ذہن ماخذ تک پہنچ سکتا۔ اہرام مصر پر جو تحریریں ہیں انکے جاننے والے ناپید ہوگئے مگر ذہن کی رہنمائی نے جرمنی اور انگریزی محققین کو اتنا اس قابل کردیا کہ از سر نو زبان زندہ ہوگئی۔ مطالب حل ہونے لگے۔

متقدمین نے نام رکھنے میں اتنی مضبوطی سے قرینہ کا لحاظ رکھا ہے کہ شاید دنیا یہ مثلاً عبرانی کے حروف تہجی پر نظر کیجیے "الیف" (الف) کے معنی بیل، اسکی قطع بیل کے سینگوں سے مشابہ ہے بیث (ب) بمعنی بیت (گھر) اسکی شکل کوٹھری کی سی ہے۔ گیمل (گ) بمعنی جمل (اونٹ) اونٹ کا پچھلا دھڑ ایسا ہی ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس معانی کی حفاظت میں وہ بلیغ اہتمام کیا گیا کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو دنیا بھر کی زبانوں میں وجہ اشتراک محسوس کرسکتے ہیں۔ مثلاً عربی کا ماخذ عبری ہے بہت مشکل سے کوئی عربی لفظ ملے گا جسکا لگاؤ اپنے ماخذ یعنے عبری سے نہو۔ اسی طرح فارسی کا لگاؤ یونانی سے اصوات کا تحفظ حروف سے کیا گیا حروف کا تحفظ بذریعہ نقوش اگر یہ لوگ ایسا ہی طرز بیان اختیار کرتے جیسا آجکل ہورہا ہے تو شاید ایک قرن کا کیا دھرا دوسرے قرن میں قائم نہ رہتا۔ اگلے لوگ بھی اسیوقت اعتراضات کی زد میں آجاتے تھے جب وہ ان مصالح سے غفلت کرتے تھے۔ یہ قاعدہ قابل تبدیل و تغیر نہیں ہے اگر اسمیں تغیر کیا جائے تو نہ کوئی لغت باقی رہ سکتی ہے نہ علوم کی تعلیم و تکمیل ہی کا امکان رہتا ہے یہ صحیح ہے کہ زبانوں میں الفاظ کا ادل بدل ہوتے رہتے ہیں مگر ذی علم گروہ کا یہی منصب ہے کہ وہ اس زیادت کے نگراں رہیں اور ہفوات کی پڑھتی ہونے دیں جس سے زبان کی خوبی پر بڑا اثر ہو اب آپ بتائیے کہ کس قرینہ سے "جذبات" یا "جذبات" اپنے موجودہ معانی میں مستعمل ہے؟ بے معانی کیونکر ہوا ہے۔ علاوہ ازیں لوگ زبان کی حفاظت کی خدمت کسطرح انجام دینے کے اہل ہوسکتے ہیں جو ہر ایک شخص کی زبان سے ایک لفظ سنکر بلا غور و فکر استعمال کرنے لگتے ہیں۔ کورانہ تقلید کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ تقلید کورانہ کا مرتکب محقق یا صاحب نظر نہیں کہلاتے۔

(۷) ہر شخص مرزا کے کلام سے بقدر فہم لذت یاب ہوا ہے چنانچہ اس طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ ؎

دل حسرت زدہ تھا مائدہ لذت درد
کام یاروں کا بقدر لب و دنداں نکلا

غالباً آپ کا مقصود یہ ہے کہ "یاروں" سے اغیار مراد ہیں۔ کوئی ہونٹ چاٹتا رہ جاتا ہے کوئی ایک آدھ لقمہ بھی گرم کرلیتا ہے۔ حالانکہ دلّی کے محاورے میں یاروں کا لفظ نفس متکلم پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اس شعر کی شرح میں ہے ؎

ہوا ہے پرنہ چھا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

روایات مشہور ہے کہ ذوق نے یاروں سے اپنی ذات

اپنی ذات سے اولیٰ ہو جس میں نے بہت زور مارا۔
(۸) "پھر مرزا کی بلند پروازیوں کی داد کو پہونچنا اُن کے بس کی بات کہاں"۔

داد کو پہونچنا۔ شاید فارسی کا ترجمہ ہے۔ اردو کا محاورہ داد دینا ہے۔ فارسی میں "داد" کے معنی انصاف و عدل ہیں اور جتنے ملحقات اس لفظ کے ساتھ ہیں سب کے مطالب کسی نہ کسی طرح انصاف و عدل کی طرف منتج ہوتے ہیں مثلاً داد گستر۔ دادگر۔ دادار۔ داد آفرید۔ داد آفریں۔ داد دہ۔ داد ستاں۔ داد فرمائے وغیرہ۔ افسوس اسوقت اردو عجب آفت میں مبتلا ہے۔ اگر اس آفت سے بچی تو گویا اللہ کے گھر سے پھری مگر نہیں۔ بچنے کی امید بیکار ہے۔ اس قسم کے ترجمہ سے اردو لغت میں کوئی زیادتی یا فصاحت میں کوئی ترقی ممکن نہیں۔ البتہ مصیبت دن دونی رات چوگنی بڑھتی جاتی ہے آجکل کے پرچے روزانہ سو پچاس حل الفاظ کا انعام بانٹتے ہیں اور کم مایہ اشخاص انعام قبول کر لیتے ہیں۔ قدیم محاورات میں کوئی تغیر جائز نہیں محاورہ کبھی نہیں بدلتا مگر اردو پر یہ مصیبت بھی ہے کہ محاورات میں تصرف داخل وضع ہے۔ غالب مرحوم کا یہ مصرع اہل زبان نے کبھی پسند نہیں کیا

؎ حیرانیٔ نگاہ تماشا کرے کوئی

تماشا بازی گر کرتے ہیں۔ "تماشا کردن" بمعنی دیدن فارسی کا محاورہ ہے۔ غالب کے کانوں تک یہ اعتراض پہونچا مگر انھوں نے دھاندلی نہیں کی بلکہ اعتراض وارد سمجھ کے خاموشی اختیار کی اب غالب پر کوئی ٹوکتا ہے تو مفت کی آفت مول لیتا ہے۔

(۹) "کتابیں یوں دیکھی جاتی ہیں جس طرح بچہ کو ماں دیکھتی ہے"

سبحان اللہ کتاب دیکھنے کی تشبیہ اس سے بہتر ملنی مشکل ہے ماں کی گود میں بچہ اور طالب علم کی بغل میں کتاب دونوں لمحہ بلمحہ بار بار دیکھے [illegible] طالب علم نے چند دقیقہ مطالعہ کیا واللہ اللہ بھائی کے گھتی ہوئی پردہ میں داخل ہوئی یہ صیغہ گردانئے مکتب پہونچا وہ بام و در ہی [illegible] یہ معلوم نہیں کہ بچہ اردو کو سمجھنے کی تکلیف ماں کی طرح طالب علم نے اٹھائی یا نہیں۔ البتہ اس بے التفاتی کے نتائج معلوم ہیں ریکارڈ سے معجزہ آرائیاں ہیبت آفرینیاں کار فرمائیاں اور اسی خاندان کی دوسری چھیل پائیاں یعنی عقدہ پیرائیاں مرحلہ جگائیاں غلط نمائیاں پیدا ہوئیں جنکا وجود آپ کی تحریر میں ہے۔ اور چند روز کے بعد مقلدین کی زبان پر ہوگا۔

نہایت افسوس ہے کہ جناب بیخود نے اگرچہ ماں کے دیکھنے کی طرح کتاب کا مطالعہ نہیں فرمایا مگر سمجھنے سمجھانے میں ہر وقت باقاعدہ مطالعہ کرنے میں صرف فرمائی پھر بھی اردو کی چند سطریں لکھنے میں مظلوم زبان اردو کی خاصی ستیاناسی کر دی۔

ہمیں معلوم ہے کہ جناب بیخود ادبیات میں اک نام رکھتے ہیں اسوجہ سے ہم نے انھیں سیکڑوں واضح غلطیوں کی طرف متوجہ کیا۔ آئندہ وہ انکے اعتراضات کا حتی الوسع جواب دینگے اچھا ہے کہ چھپنے سے قبل انکی شرح دیوان غالب غلطیوں سے پاک ہو جائے اور شتر گربہ کی طرح بلیدنگ برلات مار کے اٹھ کھڑی ہو۔ جو اعتراضات جناب طباطبائی کی شرح پر بیخود صاحب نے وارد کیے ہیں اُن کا جواب طباطبائی صاحب سے دریافت کر کے لکھا جائے گا۔

راقم

خاکسار ادبار الشعرا

# ہندی شاعری

خری ان پنچ مہراج۔ نمستے آج میں اس قابل ہوا ہوں کہ آپ کے سابقہ حکم کی تعمیل کر سکوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپنے بارہا ہندی اشعار سُننے کا اشتیاق ظاہر کیا تھا اور اس ناچیز نے اچھا عرض [illegible]

اس وقت آپ کے اور نیز آپ کے ناظرین کے ملاحظہ کے لیے بہت تھوڑا ہندی کلام پیش کرتا ہوں اگر پسند خاطر ہوا تو اسکا سلسلہ جاری رہیگا سب سے پہلے عبدالرحیم خانخاناں خلف بیرم خاں کا کلام ملاحظہ ہو یہ اپنے وقت میں ہندی کے چند کویوں (شعرا) میں تھے۔ ان کا کلام بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے انکے دوہے بہت مشہور ہیں تخلص "رحمن" ہے دوہا ان دوہن

آپ نہ کاہو کام کے ڈار پات پھل پھول جڑ
اورن ہو روکت پھریں رحمن پیڑ ببول

کرت نپونئی گن بنا رحمن گنی [illegible]

[illegible] چوبیسی [illegible] رحمن [illegible]

[illegible] بشن

[illegible] نہیں [illegible] جگ [illegible]

اردو میں مصرع طرح دیا جاتا ہے ہندی میں سمسیا دی جاتی ہے مثلاً ایک ہے جینو یا کو بیل [illegible] کو [illegible] کسقدر ٹیڑھی سمسیا ہے ایک کوی (شاعر) اسپر یوں طبع آزمائی کرتا ہے۔

[illegible] سر [illegible] جل
جیوں [illegible]




دُکھ بھریں بی فاختہ کوے انڈے کھائیں

غیر کی دست درازی سے ہوا اب معلوم — کہ دراں غم کدہ از بہر چہ کار آمدہ ام

اب بسنت ہو سر کے جات گئے جل جات
نجات پر رت بسنت رتی
رس بسنت میں ال کیے بھیو نید پو
اجڑ یہ کرو مت رتی

چل کے کمل بیچ راج سے آج جیو بن کر
سیل گئی تیرتی

ایک عورت اپنی سکھی سے کہتی ہے کہ اس تالاب کی خوبصورتی کو تو دیکھ کیسا آب حیات کی طرح سفید ہے مگر اب زردی مائل ہو رہا ہے اسکا دوست آفتاب مغرب کی طرف جا رہا ہے اسلیے کنول مرجھاتا ہے اور پیچ کرتا ہے! اپنی پنکھڑیاں سمیٹ رہا ہے۔ ایک بھونرا کنول پر بیٹھا ہوا رس پی رہا تھا پنکھڑیاں جب سمٹ گئیں وہ اسمیں مقید ہو گیا اب وہ کہتی ہے کہ یہ عجیب بات چل کر بیچ راج جیسے کرشن جی سے کہیں کہ تیری پیتنے والے پینے کھانے والے کو نکل گئی۔ کیونکہ بھونرا کنول کے پھول میں رات ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ)

دوقلم

ہندی نمبر

نوٹ: جناب ایڈیٹر ابھی وقفہ کا خزانہ خالی نہیں ہوا۔ اگر منشا کی ہے تو اسکو بیچ کے بجا کھانے اُردو سے زیادہ ترقی کی تھی فارسی خیالات کی آمیزش میں شعرائے بھاکھا میں نہایت سلیقہ کے ساتھ کی ہے۔ یہ جو انمول ہیں اور ابھی تک کسی کے دامن میں کیا دیکھے میں جیتے جاگتے ماہرین فن کا ذکر بھی ضروری ہے تاکہ قدما کی محنت ضائع ہونے سے محفوظ کیجیے پھر دکھایا جا۔ منشی گنگا سہائے صاحب شوقی مصور پنچ نے وعدہ کیا تھا مگر اب انکی عمر اسی برس کے قریب ہے معذور ہیں۔

پٹھان حسام عہد عالمگیری میں بھاکھا کے بیشل شاعر گزرے ہیں اسیطرح دیگر شاعر

ان کا کلام مشرح ہونا چاہیے تاکہ ناظرین بھاکھا کی لطافت و عذوبت سے واقف ہو جائیں۔

پنچ

# مولانا پنچ کی نوٹ بک

## گدھی کا بیوپار اور اصلاحات ہند

ایک شخص نے گدھی خریدنے کے وقت مالک سے پوچھا کیوں جی تمہاری گدھی میں کوئی عیب




”اے حضرت ذرا چنگاریاں اڑنے کا خیال رہے“
”آپ گھبرا نے جا ہیے تو بہ زبردست پیدا ہو گی“



تو نہیں ہے؟

مالک ”جناب مجھے چند عیوب کے سوا اور کوئی عیب معلوم نہیں ہیں“

خریدار ”کیا؟“

مالک ”ریڑھ کی ہڈی میں ایک زخم ہے۔ زخم کچھ ایسا بڑا نہیں صرف ایک سفر جل (جیبی) کا پیل اسمیں سما سکتا ہے“

خریدار ”اور؟“

مالک ”کوکھ میں بھی علی ذار لقیاس ایک گھاؤ ہے مگر اسمیں سیب سے زیادہ وسعت نہیں“

خریدار ”اور“

مالک ”پیٹ میں خربوزے کے برابر ایک پھوڑی ہے“

خریدار ”اور“

مالک ”آنکھ میں پھوڑا ہے مگر وہ شفتالو سے زیادہ بڑا نہیں ہے“

خریدار ”معقول! تو یہ گدھی کا ہے کو ہے چلتا پھرتا باغ ہے“

ہمارے ولایتی دوستوں کے نزدیک اصلاحات ہند کی عجیب و غریب گدھی بھی چلتا پھرتا باغ ہو رہی ہے مگر جتنے عیب ہیں انکی مثال میووں پھلوں سے دی جاتی ہے۔ مثلاً دو عملی کا گھینگا ہے تو لیکن تربوز کے برابر ہے لہذا گلے میں باندھنے کے قابل ہے واللہ آپ تو گھبرائے جاتے ہیں گھینگے دار گدھی ہے تو کیا عیب ہے ایک تربوز لگے ہیں نہ لٹکا یا گھینگا لٹکایا انجمن ہندوستان میں گھوڑے کی گردن اکثر زنگولوں سے آراستہ کی جاتی ہے یا نہیں اور اگر یہ گھینگا واقعی ناگوار ہے تو اسکا علاج یہی ہے کہ ہمارے ساتھ کو اپریشن کیجیے ہم اور آپ مل کے اب نہیں تو قیامت تک اس گھینگے کو دفع کر دینگے۔ اس گھینگے میں بڑا وصف یہ ہے کہ تحلیل ہو جانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اسکے علاوہ ولایت میں گھینگا کمیشن مجاز بنگے اللہ نے چاہا ہم آپ نہیں تو وہ ضرور گھینگا پروف جھول بنا دینگے۔

خیال ہوتا ہے کہ اس گھینگے میں بھی کچھ اختیارات بھرے ہوئے ہیں۔ سہارا مگر بے سبب نہیں ہے یعنی ولایتی پنشن خواروں اور عہدہ داروں کا حسد ہندہ رکی طرح گلے کی خاخ میں جھولا جھول رہا ہے۔ آپریشن کیا جائیگا۔ کامیابی یقینی ہے۔ دیکھئے نہ ۹ لارڈ کرزن اور لارڈ رانلسن پر کیسا کامیاب عمل جراحی ہوا۔ دونوں آرام سے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔

---

## اعمش کی حکایت اور ہندوستان کے ولایتی خیرخواہ

عرب میں ایک شخص اعمش مشہور تھا اس کی آنکھیں کمزور تھیں اور اُن سے چیپڑ بہتا رہتا تھا اتفاقاً اعمش اپنی جورو سے روٹھ گئے والوں نے چاہا آپس میں ملاپ کروادیں ایک فقیہ صاحب اعمش کی بی بی کے پاس تشریف لیگئے اور کہنے لگے شریفوں کی بہو بیٹیاں ایسی رکیک باتوں کا خیال نہیں کرتیں مانا کہ غریب اعمش کی آنکھوں سے کیچڑ بہتا ہے۔ اسکا قد بانس کا لگا ہے اُس کی پنڈلیاں پتلی ہیں اُسکے گھٹنے کمزور ہیں اُسکا منہ سڑا اس ہے اُسکی بغلیں گندی نالی ہیں مگر نباہنے والی بہو بیٹیاں مرتی ہیں اور بھرتی ہیں"

اعمش گھبرا کے کہنے لگا "بھائی بس اب چپ رہو تم تو اس مصالحت کے بہانہ میرے وہ عیب بھی گنوائے دیتے ہو جن کا حال میری بی بی نہیں جانتی۔

یہی عالم ہندوستان کے خودغرض دوستوں کا اُسوقت ہوتا ہے جب کرنل ویجوڈ و غیرہم کے زبان سے اصلاحی اسکیم کی بُرائیاں سُنتے ہیں۔

کرنیل صاحب ہندوستانیوں سے یہی کہتے ہیں کہ بھائیو۔ اسکیم بُری ہے کانی ہے کھتری ہے کرنجی ہے۔ بکٹی ہے بوچی ہے اندھی ہے لولی ہے گونگی ہے بہری ہے آنکھ میں پاسنی ہے پسینے میں سڑی مچھلیوں کی بو ہے ناک بہتی ہے یہ سب کچھ سہی مگر تم کو شریف ہو بچے کے ساتھ سب ہی نباہ کرتے ہیں تم بُری کے ساتھ نباہو۔

لوگ گھبرا کے کہتے ہیں "بس! آپ اپنی خیرخواہی ہم کو رکھئے۔ ہندوستانی جن عیوب سے واقف نہیں اُنھیں بھی آپ گنوائے دیتے ہیں یہ کہاں کی خیرخواہی ہے؟"

---

## خلعت سرفرازی

ڈاکٹر خواجہ علی محمد خاں صاحب ناقد "پیمانہ" نے بارہا عرض کیا کہ ایک مدت سے فحش اور مخرب پرچے کے مضامین کو اپنی توجہ و تنقید کا خلعت نہ دیجیے جسمیں کبھی باغبان کی کنواری لڑکی پر فحش کالی کا ڈورا ڈالا جاتا ہے کبھی کسی عاملہ جنگی (فقیرہ) کی عصمت پر چوٹ کی جاتی ہے۔ مگر انھوں نے معقول عذر پیش کیے۔ مثلاً:۔

جب ایک پرچہ شائع ہو رہی ہے تو نوجوان طلبہ کے چال چلن پر اس کا اثر ضرور پڑے گا۔ پردہ میں بیٹھنے والی لڑکیاں جنکے وارث متحادا نہیں ہیں سے دیکھیں گی اور عین مشق سیکھیں گی "آہ اوہ" عشق و عاشقی کے مرض میں مبتلا ہونگی۔ اُردو کی لطافت و شیرینی برباد ہوگی۔ ابھی تو بے ریش و بروت لڑکوں کا عالم رنگ و بو دکھایا جاتا ہے چندروز کے بعد ان لڑکیوں یا عورتوں کی باری آئیگی۔ انھیں بازار حسن گرم کرنے کی تعلیم دی جائے گی۔ یہ خلاقی بُرائیاں بھلا چشم پوشی کے قابل ہیں؟

فسق و فجور اگر اعلان کے ساتھ نہ ہو تو ہمیں تعرض کی ضرورت نہیں اسلیے کہ ذاتی کاوش نہیں ہے مگر جناب کے مذاکی مذاری جیسے رواج کا ذمہ دار "پیمانہ" ہے یقیناً قابل انسداد ہے۔

ان عذرات کی معقولیت میں چون و چرا کی گنجائش نہ تھی؟ ہم بھی چپ ہو رہے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی تنبیہ فی الواقع سرفرازی کا خلعت ہوگئی گورکھپور تو زبانی قدر افزائی پر پہلے ہی سے مائل تھا بھوپال بھی ادب ناشناسی و محسن ناشناسی کی چوٹ بچا گیا تین نواب زادے رنگا لنا اودھ پنچ کی تنقید دیکھکے "پیمانہ" کے عاشق ہوگئے اور سچ عاشق ہوگئے کہ پیمانہ اُنکے وعدے پر چشم اُمید کشادہ و دہن سے چکاں دا کر دہ نہیں گیا اور خدا نخواستہ یہ کہنے کی ذلت نہیں اٹھانی پڑی ہے

کیا ساغر کھلا ترے در پہ بیچ کے
ساقی میں آج آیا ہوں ساغر بیچ کے

مگر بہی نہیں خواجہ صاحب کی تنقید کی بدولت تین خریدار بھی بڑھ گئے۔ کیوں جناب خواجہ صاحب آپ در پردہ حق دوستی ادا کرتے ہیں؟ بقال ارُدو کا دور ہو گیا آپ جولا ہا نہ اُردو کو اپنی مخالفت سے نفع پہنچا رہے ہیں۔ بہتر ادوا ئیے ٹُلّی ٹی

---

## عید مبارک

اور عید کی خوشی میں ۲۰ اپریل کا اودھ پنچ نذر ہے حسب دستور قدیم ایک ہفتہ تعطیل کے بعد اب ۴ مئی کو نمبر ۱۸ شائع ہوگا (منیجر)

## خونبہائے عشق

ممتاز کے جانباز عاشق صاحب کے بارے میں یہ تو وقت کلمہ پڑھنے کی گواہی کسی نے نہیں دی مگر یہ روایت عام طور پر مشہور ہے کہ حق مادری کے ساتھ آپ نے ممتاز کو فراموش نہیں فرمایا (۱۹) لاکھ کو بیٹے تو ایک لاکھ ممتاز کو ادا کر گئے ایک ضعیف القول راوی کا بیان ہے کہ جب ممتاز یہ کہہ کے روتی تھی کہ ہمارے تم تو مسد جاتے ہو بھونا شاد کو کس پر چھوڑے جاتے ہو تو غیب سے غیرمعمولی آواز آئی تھی "پیاری تیرے عاشق پر نثر جلیہ اندر کا رشک رقابت اُسکے میرے پاس نہ ساوت۔ بالفعل ایک لاکھ روپیہ تو اور فرما لو۔ مجھے نہ یہ لکھا

اگر شراب خوری جرعہ افشاں برخاک
ازاں گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک

غالباً مسنون قدیہ بادہ خاکم از کم عاشق مرحوم کا نام آئینہ دیکھنے کے وقت مزود لیتی کیا معنی کہ کبھی پشتی نے کاری پر کا لگایا ہے ۵

داغ ہیں یادگار عشق ہے

تو دس آدمیوں کا جیل خانہ کی ہوا کھانا ایک عاشق کا جان دینا تک پر چکا کھا کے لاکھ روپیہ پانا اگرچہ سستا سودا ہے مگر ۵ عشق از ایں بسیار کردست و کند

ایک جدید

آئینہ

تصویر

مصنفہ خاتون

عالیجناب نواب

سید ... حسین

## سکّہ سنیارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

**سدھا سندھو** — کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ سردرد۔ پیٹ کا درد۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا و چھاتی کے درد کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر میں سب جگہ بکتا ہے۔

**دودھ وچ کیسری** — بچوں کو بالا جلن کے خرچ کے کھو نے والی لاثانی دوا قیمت ۴ر

**بال سدھا** — بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علٰحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب — **بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

## قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں ابتک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

### جھیپو!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اسکے صفحات بطور رسالہ علٰحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتداء سے ۱۹۲۶ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن جو ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل اُن کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر — **منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ**



## مفت میں بھی

**بلا قیمت گھڑی**

[illegible] روپیہ ایک [illegible] مفت گھڑی [illegible] بلا قیمت جس [illegible] گھڑی انعام [illegible] بھیجی جائے گی قیمت مع ڈاک خرچ [illegible]

منگانے کا پتہ

**سکّہ سنیارک کمپنی متھرا**

---

**۱۹۲۴ اودھ پنچ سنہ ۶ء**

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## اگر آپ کو

موسیقی کا شوق ہے تو اس اخبار کا صفحہ [illegible] ملاحظہ فرمائیے

---

## اگر

فضول گوئی پسند خاطر ہو یا ادبی ذوق ہو یا نتیجہ خیز سخن سننے کا شوق ہو۔ یا عامیانہ اور بازاری مضامین سے دلچسپی ہو۔ تو

**اودھ پنچ کا نمونہ طلب فرمائیے**

منیجر

---

## سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

**منظوم سفرنامہ عراق**

عجب و غریب نظم ہے جسے اور شاعر کی شاعرانہ [illegible] سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد [illegible] دی پی اور [illegible]

المشتہر — منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## ہر کسی شخص کے مطلب کی کتابیں

[illegible]

**بلیرا ستاد انگریزی سکھانے والی کتاب**

[illegible]

**کارخانہ مفید عالم عجب ڈپو علیگڑھ سٹی**

---

## آپ کی خواہش ضرور پوری ہوگی

اگر آپ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم تمام امراض سے محفوظ رہیں [illegible]

**وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار**

---

## ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے کارنامہ علمی مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

**علم الاخلاق** — [illegible] کے کورس میں داخل تھی اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

**افراد کا سیمہ** — [illegible]

**الدین اور الکون** — [illegible]

**وسور ما عامہ** — [illegible]

**المشتہر — منیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

[illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ میں [illegible] چھپا [illegible]